حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکثرت روایات کے اسباب

اور بعض شبہات کا اِزالہ (پہلی قسط)

مولانا طلحہ بلال احمد منیار
ترجمہ: مولانا محمد یاسر عبداللہ، استاذِ جامعہ

تمہید

ذخیرۂ حدیث پر مستشرقین اور ان کے علمی پیروؤں کی جانب سے مختلف جہتوں سے قدغن لگائے جاتے ہیں اور اسے مشکوک قرار دینے کی سعیِ نامراد کی جاتی ہے، یوں بزعمِ خویش دینِ حق کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی تدبیریں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں دو شخصیات‘ ناقدین کے تیروں کا خاص نشانہ رہتی ہیں: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور طبقۂ تابعین میں امام محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اول الذکر دست یاب ذخیرے کے مطابق سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں اور ثانی الذکر قرونِ اولیٰ کے دوران تدوینِ حدیث کے کارنامے میں بنیادی کردار کے حامل ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے ساتویں برس اسلام میں داخلے کے بعد دیگر قدیم الاسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بنسبت دربارِ نبوت میں حاضری کا زمانہ کم پایا ہے، پھر مرویات کی تعداد کے اعتبار سے وہ مُکثرین صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی پہلے درجے پر کیوں کر فائز ہوگئے؟! اس نوع کے بے سروپا اور پھسپھسے دلائل کی بنیاد پر ان کی شخصیت وکردار اور احادیث ومرویات کے متعلق وضع کے اتہام سمیت گوناگوں شبہات پھیلائے جاتے ہیں۔ یہ نادان طبقہ‘ زمانۂ صحبت کے کم ہونے کے باوجود الفاظِ نبوت کے تئیں ان کی محنت وجفاکشی سے نابلد اور دعائے نبوی کی بدولت ان کی قوتِ حافظہ کی وسعت سے ناواقف ہے۔ اس اجمال کی تفصیل کے لیے کتبِ سیر وتراجم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کی مراجعت کی جاسکتی ہے۔ ”مشتے نمونہ از خروارے“ کے طور پر دو شہادتیں ملاحظہ ہوں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازے پر دعائے رحمت کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ مسلمانوں کے لیے احادیثِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حفاظت فرماتے تھے۔“ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں روایتِ حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔“ (تدریب الراوی

للسيوطي، بتحقيق الشيخ محمد عوامة، النوع التاسع والثلاثون: معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ٥/ ١٨٩، دار المنهاج، جدة، الطبعة الاولی، ١٤٣٧هـ / ٢٠١٦م) سرزمینِ شام کے بلند پایہ محدث ومحقق عالم شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب ''تدریب الراوي'' کی تعلیقات میں رقم طراز ہیں:

''ہر صحابیؓ کی روایات کی تعداد کے متعلق علماء جو اعداد وشمار ذکر کرتے ہیں، وہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے جزء ''أسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد من العدد'' کے اعتماد پر ہیں، یہ جزء پہلے پہل (ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب) ''جوامع السيرة'' کے ساتھ شائع ہوا تھا، پھر ایک ضخیم جلد میں مستقل طور پر طبع ہوا ہے۔ اسی طرح کے اعداد وشمار ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تلقيح فهوم أهل الأثر'' میں درج کیے ہیں۔

اس موقع پر اس نکتے سے آگاہی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد کے متعلق اس بڑے عدد (۵۳۷۴) میں ان سے مروی تمام مکرر روایات، اور (سنداً) صحیح وضعیف احادیث سبھی داخل ہیں، اور (ان تمام روایات کی) چھان پھٹک کے بعد اس عدد کا ایک چوتھائی باقی رہ جاتا ہے۔ مزید براں ان بقیہ احادیث پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہوگی کہ کن روایات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متفرد ہیں؟ تب (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی منفرد روایات کی) تعداد بہت کم بلکہ انتہائی نادر درجہ میں باقی رہے گی، اور ان کے تعلق سے کینہ وروں کے اشکالات ہواؤں میں اُڑ جائیں گے۔ نیز دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث کی تعداد کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا کہ ان میں مکررات، اور صحیح وضعیف تمام روایات شامل ہیں، اور ایسی روایات بھی داخل ہیں جن میں وہ صحابی متفرد نہیں۔ (ایضاً، ۵/ ۱۸۸، ۱۸۸۹)

بہرکیف! یہ ایک وسیع موضوع ہے، جس کی مختلف جہتوں پر اہلِ علم کی مستقل کاوشیں ہیں، خاص طور پر عالمِ عربی کے نام وَر عالم شیخ مصطفیٰ حسنی سباعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''السنة ومكانتها في التشريع الإسلامي'' میں اس حوالہ سے خاصی تفصیل کے ساتھ مفید مواد یکجا ہوگیا ہے۔ شیخ کی کتاب کا اردو ترجمہ ''اسلام میں سنت وحدیث کا مقام'' کے نام سے مولانا ڈاکٹر احمد حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا، اور ہماری جامعہ کے شعبہ ''مکتبہ بینات'' نے کچھ عرصہ قبل اس کا دوسرا دیدہ زیب ایڈیشن دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اہلِ علم اور طلبۂ علومِ حدیث کو اس کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ بعض دیگر اہلِ علم نے جوابِ آں غزل کے طور پر مستشرقین کے جدید سائنسی طریقۂ تحقیق (Scientific Research) کے اصول اپناتے ہوئے ان کے مزعومہ دلائل کے تار و پود بکھیرے ہیں۔ پیشِ نگاہ مضمون میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت وخدمات کی ایک اہم جہت ''مروياتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ'' کے متعلق قدیم وجدید مواد کی روشنی میں تجزیہ وتلخیص پیش کی گئی ہے، اس مضمون میں یہ نکتہ واضح کیا گیا ہے کہ بلاشبہ دست یاب ذخیرے کے مطابق کثرتِ روایات' حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا امتیاز ہے، لیکن ان میں سے بیشتر روایات میں دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ان کے شریک ہیں، متعدد اہلِ علم نے اپنی تحقیقات کے نتائج میں یہ واضح کیا ہے کہ محض حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفرد روایات کی تعداد نہایت کم ہے، لہٰذا کثرتِ مرویات کی بنا پر ان پر وضع کا الزام دھرنا' ذخیرۂ حدیث کو مشکوک ٹھہرانے کی مذموم کوشش ہے۔ اس ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کثرتِ روایت کے مختلف اسباب کی نشان دہی بھی کی گئی ہے، جنہیں پیشِ نظر رکھنے سے زیرِ بحث مسئلہ بے غبار ہو جاتا ہے۔ بہر کیف حدیثی نقطۂ نظر سے مضمون کی اہمیت کی بنا پر افادۂ عام کی غرض سے اسے ''ریختہ'' کے قالب میں ڈھال کر ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔'' (مترجم)

مرویاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم و مرویات کی شماریات کے مختلف انداز

محدثین نے عموماً تمام راویوں اور خاص طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احادیث و مرویات کی تعداد شمار کرنے کا اہتمام کیا ہے، اور ان اعداد و شمار کے حوالے سے اُن کے متعدد انداز ہیں:

۱: بعض محدثین نے اپنی مرویات و محفوظات کو خود ہی ذکر کیا ہے، مثلاً: امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود اور امام احمد رحمہم اللہ جیسے ائمہ کبار سے لاکھوں احادیث یاد کرنے کے اقوال ملتے ہیں، اور پھر اُنہوں نے اُس وسیع ذخیرہ میں سے چند ہزار احادیث کا انتخاب کرکے اُنہیں اپنی مشہور کتبِ حدیث میں درج کیا ہے۔

۲: بعض حضرات، مشہور محدثین یا راویوں کی کسی متعین شیخ یا متعین سند سے مروی روایات کو ذکر کرتے ہیں، جنہیں وہ ''نُسخہ'' کا نام دیتے ہیں، کتبِ تاریخ و رجال میں اس نوعیت کے اشارات ملتے ہیں، یا کسی متعین کتاب یا کتابوں (مثلاً: کتبِ ستہ وغیرہ) میں راویوں کی مرویات ذکر کرتے ہیں، جیسے: ابن حوط اللہ اندی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کتاب ''زَهْرَةُ المتعلِّمين في ذكرِ أسماءِ مشاهيرِ المحدِّثين'' میں بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداود رحمہم اللہ کے مشائخ کی مرویات شمار کی گئی ہیں۔ یہ کتاب اگرچہ مفقود ہے، لیکن امام مُغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''إكمالُ تهذيب الكمال'' میں اس سے کافی اعداد و شمار نقل کیے ہیں۔

۳: بعض محدثین نے خاص طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات شمار کرنے کا اہتمام کیا ہے، جیسے: امام ابوبکر احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم بَرقی مصری رحمۃ اللہ علیہ (۲۷۰ھ) تاریخِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق کتاب میں، اور محدث بَقی بن مَخْلَد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جزء میں یہ کوشش کی ہے۔

مسندِ بَقی بن مَخْلَد اندلسی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد

کتبِ علومِ حدیث میں مشہور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سب سے

زیادہ احادیث روایت کی ہیں، اور اُن کی احادیث کی تعداد (۵۳۷۴) ہے۔ بعض علماء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی یہ تعداد امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ’’تلقيحُ فُهومِ أهلِ الأثرِ في عيونِ التاريخِ والسِّيَر‘‘ (ص:۲۶۳-۲۸۰) کی جانب منسوب کی ہے، اور اُنہوں نے اس تعداد کے متعلق کتبِ حدیث میں سب سے بڑی مسند (’’مسندُ بَقِي بن مَخْلَد الأندلسي‘‘ (ت:۲۷۶ھ)، جو تا حال مفقود ہے) میں مذکور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات پر اعتماد کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تعداد از خود شمار نہیں کی، بلکہ انہوں نے مُکثّرین (بکثرت روایات نقل کرنے والے) صحابہؓ کی روایات کے تذکرہ میں امام بقی بن مخلد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کے جزء ’’عَددُ ما لكلِّ واحدٍ مِن الصَّحابة مِن الحديث‘‘ پر اعتماد کیا ہے، جسے بعد ازاں امام ابنِ حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۵۶ھ) نے مرتب کیا اور اس کا نام ’’أسماءُ الصَّحابةِ الرُّواة وما لكلِّ واحدٍ منَ العدد‘‘ رکھا ہے۔

امام ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جزء مرویاتِ صحابہؓ کی کثرت وقلت کی بنیاد پر ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے مرتب کیا ہے، چنانچہ مُکثّرین سے ابتدا کی اور اصحاب اَفراد (جن سے ایک ہی روایت مروی ہے) پر اختتام کیا ہے۔ ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کتاب کے مقدمہ میں اپنی ترتیب ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

’’ذكر من رَوَى عنِ النبيِّ -صلّى الله عليه وسلّم- من الصَّحابة حديثاً فما فوقه، ممن نُقِل إلينا الحديثُ عنهم، على مَرَاتبهم في ذلك: أصحابُ الألوف منهم، ثُمَّ أصحابُ ألفينِ، ثُمَّ أصحابُ الألف فما دون ذٰلك، ثُمَّ أصحابُ المِئينَ وشيءٍ، ثم أصحابُ المِئتينِ وشيءٍ، ثُمَّ أصحابُ المِئةِ وشيءٍ، ثُمَّ أصحابُ العشراتِ وشيءٍ، ثُمَّ أصحابُ العِشرينَ، ثُمَّ أصحابُ التسعة عشرَ، ثُمَّ أصحابُ الثَّمانية عشرَ، ثُمَّ أصحابُ السبعة عشرَ، ثُمَّ كذٰلك نقصُ واحدٍ واحدٍ، إلى أصحابِ الأفرادِ.‘‘

’’یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یا ایک سے زائد روایات نقل کی ہیں، جو اُن سے ہم تک پہنچی ہیں۔ اس حوالے سے (درج ذیل ترتیب کے مطابق) اُن کے مراتب کا لحاظ کیا گیا ہے:

پہلے کئی ہزار روایات نقل کرنے والوں کا ذکر ہے، پھر دو ہزار کے لگ بھگ احادیث کے راوی صحابہؓ کا، پھر ایک ہزار یا اس سے کم مرویات والوں کا، پھر سینکڑوں روایات کے ناقلین کا، پھر دو سو کے لگ بھگ تعداد والوں کا، پھر جن کی احادیث کی تعداد دہائیوں میں ہے، پھر بیس کے آس

پاس کی تعداد والوں کا، پھر اُنیس عدد کے راویوں کا، پھر اٹھارہ، پھر سترہ، یوں ایک ایک عدد کم کرتے کرتے آخر میں محض ایک حدیث روایت کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔‘‘

امام ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کے مختلف طبعات

ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ کتاب ’’أسماء الصحابة الرواة‘‘ کئی بار شائع ہوئی ہے:

① اُن کی کتاب ’’جوامعُ السیرة‘‘ ودیگر رسائل کے مجموعہ میں شیخ احسان عباس کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

② ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری رحمۃ اللہ علیہ نے ’’بقيُ بنُ مَخلد القُرطبي ومقدّمةُ مُسندِہ‘‘ کے نام سے امام بقی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب نسبت کے ساتھ شائع کی ہے، جب کہ اس نسخہ میں موجود مواد ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ ہے۔

③ سید حسن کسروی کی تحقیق کے ساتھ دارُالکتبِ العلمیّة بیروت نے بھی یہ کتاب شائع کی ہے۔

④ مسعد عبدالحمید سعدنی کی تحقیق کے ساتھ مکتبةُ القرآن مصر نے بھی شائع کی ہے۔

⑤ کتاب کے تونسی نسخہ (جو مؤلف ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اُن کے شاگرد حُمیدی کی سند سے منسوب نسخے سے نقل کیا گیا ہے، اُس نسخے) کے متعلق ڈاکٹر عبدالمجید ترکی نے ایک مقالہ شائع کیا ہے، اُس مقالے میں کافی اضافات اور مفید تصحیحات ہیں، جن سے سابقہ طبعات خالی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد (۵۳۷۴) کے متعلق چند تنبیہات

تنبیہِ اول

یہ تعداد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمام احادیث کی ہے، اس میں اُن سے مروی صحیح احادیث، ضعیف روایات اور وہ مکرّر روایات بھی داخل ہیں، جو اسی متن اور سند کے ساتھ یا کسی اور سند کے ساتھ اُن سے مروی ہیں۔

تنبیہِ دوم

یہ اعداد وشمار امام بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جزء ’’عَددُ ما لکلِّ واحدٍ منَ الصَّحابةِ منَ الحدیث‘‘ میں ذکر کیے ہیں، جو ہماری جستجو کے مطابق اُن کی مسند میں درج مرویات کی بنیاد پر ہیں۔ ممکن ہے کہ یہی جزء ’’مسندُ بقي‘‘ کا مقدمہ ہو، جیسا کہ ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے۔

محدثین کی عادت ہے کہ وہ ایک حدیث کی متعدد سندوں کو بھی مستقل حدیث کے طور پر شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح آثارِ صحابہؓ وتابعینؒ اور اُن کے فتاویٰ کو بھی احادیث کے ضمن میں شمار کرتے ہیں۔ یوں یہ اعداد وشمار، مرفوع، موقوف اور مقطوع سبھی روایات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ''اَحْفَظُ مِئَةَ اَلْفِ حَدِيْثٍ صَحِيْحٍ، وَمِئَتَيْ اَلْفِ حَدِيْثٍ غَيْرِ صَحِيْحٍ.'' یعنی مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔

حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیان کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''هٰذِهِ الْعِبَارَةُ قَدْ يَنْدَرِجُ تَحْتَهَا عِنْدَهُمْ آثَارُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَرُبَّمَا عُدَّ الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ الْمَرْوِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ حَدِيْثَيْنِ.'' (معرفة أنواع علم الحديث، النوع الأول، فوائد مهمة، ص:۸۷، دار الكتب العلمية، بيروت، ۱۴۳۵ھ)

یعنی اس عبارت کے تحت محدثین کے نزدیک آثارِ صحابہؓ وتابعینؒ بھی درج ہیں، اور بسا اوقات دو سندوں سے مروی ایک ہی حدیث کو تعداد میں دو شمار کیا جاتا ہے۔

علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ ''النکت علی ابن الصلاح'' میں رقم طراز ہیں:

''الأقدمونَ يُطلقونَ العددَ منَ الأحاديث على الحديثِ الواحدِ المرويِّ بعدةِ أسانيدَ، وعَلى هٰذا يَسهلُ الخَطْبُ ، فرُبَّ حديثٍ له مئةُ طريقٍ أو أكثرُ .''

یعنی ''متقدمین (محدثین) کئی سندوں سے مروی ایک حدیث کو تعداد کے اعتبار سے کئی احادیث شمار کرتے ہیں، یوں (کثیر تعداد کا) معاملہ آسان ہوجاتا ہے؛ کیوں کہ بسا اوقات ایک حدیث کی سو یا زیادہ سندیں بھی ہوتی ہیں۔'' (النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشي، النوع الأول، تنبيه: ۱۸۱/ ۱، أضواء السلف، الرياض، ۱۴۱۹ھ)

''الوسيطُ في علوم ومُصطلح الحديث'' (ص:۲۲) میں لکھا ہے:

''قَد يقولُ قائلٌ: إنَّ ما ذكرتَه عَن الألوفِ المؤلَّفةِ التيْ كانَ يحفظُها الأئمةُ الكبارُ وما نُقِل عنهم في هٰذا لايصدّقه المُدَوَّنُ في كتبِ الحديثِ على كَثرتِها، فإنَّ ما يُوجَد فيها منَ الأحاديثِ المرفوعةِ لا يبلغ عُشْر هٰذا المقدارِ.

والجوابُ: أنّهُ ليسَ المرادُ بِهٰذهِ الألوفِ أنّها كُلّها أحاديثُ متغايرةٌ، كَما هو الظّاهرُ، وإنَّما يدخلُ في هٰذهِ الطُرقُ المتعدِّدةُ للحديثِ الواحدِ، فقدْ يُروى الحديثُ الواحدُ بعَشرةِ اَسانيدَ، ومَا هِي في الحقيقةِ والواقع إلاّ طرقٌ لحديثٍ واحدٍ ، فَيتخيَّرُ أيُّ إمامٍ منها أصحَّها وأوثقَها في نظرِهِ ، ويَدَعُ ما عَدا ذٰلك ، وقدْ يكونُ فيما ذكرَهُ ما ليسَ صحيحاً عندَ غيرِهِ. وقدْ يكونُ فيما يتركُهُ مَا هُو

صحيحٌ في الواقع. وأيضاً يدخلُ في هٰذِه الألوفِ آثارُ الصَّحابةِ والتابعينَ وغيرِهم ، وهذِه الآثارُ تُعتَبَرُ من الأحاديثِ عند كثيرٍ من المحدِّثين ، ومَا أكثرُ ما رُوِي منَ الآثارِ! فكُنْ على ذُكْرٍ مِن ذٰلك حتّٰى لايلتبسُ عليك الأمرُ، وحتّٰى تدفعَ تشكيكاتِ المشكِّكِين في السُّننِ والأحاديثِ.''

''اشکال: کوئی معترض کہہ سکتا ہے کہ ائمہ کبار کے محفوظ کردہ ذخیرۂ حدیث کے متعلق جو ہزاروں احادیث کی تعداد آپ ذکر کرتے ہیں، کتبِ حدیث کی کثرت کے باوجود اُن میں مدوّن ذخیرہ سے تو اُن دعووں کی تائید نہیں ہوتی، کیوں کہ اُن کتابوں میں موجود مرفوع احادیث کی تعداد تو اُس مقدار کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچتی؟

جواب: ان ہزاروں احادیث سے یہ مراد نہیں کہ ان تمام احادیث (کے متون) میں فرق ہے اور سب ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں، بلکہ ان میں ایک حدیث کی متعدد سندیں بھی داخل ہیں؛ کیوں کہ کبھی ایک حدیث دس سندوں سے مروی ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ ایک حدیث کی سندیں ہوتی ہیں، اور ہر امامِ حدیث اپنی تحقیق کے مطابق اُن میں سے زیادہ صحیح اور معتمد سند منتخب کرتے ہیں، اور دیگر سندوں کو ترک کردیتے ہیں، کبھی اُن کی ذکر کردہ سند دیگر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہوتی، اور درحقیقت اُن کی ترک کی ہوئی سندوں میں سے کوئی سند صحیح ہوتی ہے۔

نیز ان ہزاروں روایات میں آثارِ صحابہؓ وتابعینؒ وغیرہ بھی داخل ہوتے ہیں، اور یہ آثار بہت سے محدثین کے نزدیک احادیث میں شمار ہوتے ہیں، ایسے روایت کردہ آثار بھی بکثرت ہیں۔ یہ اہم نکتہ یاد رکھیے، تاکہ (کثرتِ تعداد کا) معاملہ آپ کے لیے اُلجھن کا باعث نہ بنے، اور آپ سنن واحادیث کے متعلق شکوک وشبہات پھیلانے والوں کے شبہات کے جوابات دے سکیں۔''

شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ ''الباعثُ الحثِيث''میں رقم طراز ہیں:

''ومِن المهمّ مَعرفةُ العَددِ الحقيقيّ للأحاديثِ في ''مُسندِ أحمد'' بِحذفِ المكرَّر واعتبارِ كلِّ الطُرقِ للحديثِ حديثاً واحدا ، ولم أتمكَّنْ مِن ذٰلك إلّا في مُسند أبي هُريرةَ، فَظهرَ لِيْ أنَّ عددَ أحاديثِهٖ في مُسند أحمد بعد حذف المُكرَّر منها هو ١٥٧٩ حَديثاً فقط.

فأينَ هٰذا منَ العددِ الضَّخمِ الذي ذكرَه ابنُ الجوزي وهو ٣٨٤٧٤؟! وهل فاتَ أحمدَ هٰذا كلُّه؟ ! ما أظنُّ ذٰلك.

وإنَّما الَّذيْ أرجِّحُهُ أنَّ ابنَ الجوزي عَدَّ ما رَواه بَقيُّ بنُ مَخلد لأبي هُريرة مُطلقاً وأدخل فيه المكرَّر، فَتعددُ الحديثِ الواحدِ مِراراً بِتعدُّدِ طُرقِهٖ ، وقَدْ

يكونُ بقيٌّ أيضاً يروي الحديثَ الواحدَ مقطَّعاً أجزاءً باعتبارِ الأبوابِ والمعانيْ كما يفعلُ البُخاريُّ ، و يُؤَيِّدُهُ أنَّ ابنَ حزْمٍ يصِفُه بأنَّهُ رتَّبَ أحاديثَ كلِّ صَحابِيٍّ عَلٰى اَبوابِ الفِقه .

وأيضاً فإنَّ في "مُسندِ أحمد" أحاديثَ كثيرةً يَذكرُها استِطراداً في غيرِ مُسندِ الصَّحابيِّ الذيْ رَواها، وبعضُها يكون مَروياً عن اثنينِ أو أكثرَ منَ الصَّحابةِ، فَتارةً يذكرُ الحديثَ في مُسندِ كلِّ واحدٍ مِنهما، وتارةً يذكرُه في مُسندِ أحدِهما دُونَ الآخرِ. وقَدْ وجدتُ فيه أحاديثَ لبعضِ الصَّحابة ذكرَها أثناءَ مُسندٍ لِغيرِ راوِيْها ولم يَذكرْها في مُسندِ راوِيها اَصلاً.

ولٰكنْ هٰذا كلُّه لا يَنتجُ منه هٰذا الفرقُ الكبيرُ بينَ العددينِ في مثلِ مُسندِ أبي هُريرةَ. ولعلَّنا نُوَفَّق لتحقيقِ عددِ الأحاديثِ التيْ رَواها عنْ كلِّ صَحابيٍّ، كَما صَنعنَا في روايةِ أبي هُريرةَ إنْ شاءَ اللهُ. وقد جمعتُ عددَ الأحاديثِ التي نسبَها ابنُ الجوزيِّ للصَّحابةِ في مُسند بَقيٍّ، فكانتْ ٣١٠٦٤ حديثاً، وهٰذا يقِلُّ عن مُسندِ أحمد أو يُقاربُه."

"ایک اہم نکتہ، تکرار کو حذف کرکے مسندِ احمد کی احادیث کی حقیقی تعداد کو جاننا اور ایک حدیث کی تمام سندوں کو ایک شمار کرنا ہے۔ میں نے صرف "مُسندُ أبي هُريرة" میں یہ کام کیا تو معلوم ہوا کہ تکرار کو حذف کرنے کے بعد مسندِ احمد میں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی) احادیث کی تعداد صرف (۱۵۷۹) ہے۔ کہاں یہ تعداد اور کہاں ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ تعداد (۵۳۷۴)؟! کیا باقی تمام روایات امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے رہ گئیں؟! میرا یہ گمان نہیں۔

میرے نزدیک زیادہ راجح یہ ہے کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی ہوئی تمام روایات شمار کی ہیں اور اُن میں مکرر روایات کو بھی داخل کردیا ہے۔ اور یوں متعدد سندوں کی وجہ سے ایک حدیث بھی کئی بار شمار ہوگئی۔ نیز ممکن ہے کہ امام بقی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ایک حدیث کی تقطیع کرتے ہوئے اُس کے مختلف حصوں کو ابواب اور معانی کے اعتبار سے کئی بار روایت کرتے ہوں، مذکورہ نکتے کی تائید ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے اُس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ بقی بن مخلدؒ نے ہر صحابیؓ کی احادیث کو ابوابِ فقہ کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔

مزید براں مسندِ احمد میں بہت سی ایسی احادیث ہیں، جنہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے استطراداً راوی صحابیؓ (کی مسند) کے علاوہ کسی اور صحابیؓ کی مسند میں ذکر کیا ہے۔ نیز بعض احادیث، دو یا دو

سے زیادہ صحابہؓ سے بھی مروی ہوتی ہیں، اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کبھی ایسی حدیث کو اُن صحابہؓ میں سے ہر ایک کی مسند میں ذکر کرتے ہیں، اور کبھی کسی ایک کی مسند میں ہی ذکر کردیتے ہیں، دوسرے راوی کی مسند میں ذکر نہیں کرتے۔ مجھے بعض صحابہؓ کی ایسی احادیث بھی ملی ہیں جو اُنہوں نے راوی صحابیؓ کی مسند میں ذکر نہیں کیں، بلکہ کسی اور صحابیؓ کی مسند میں درج کی ہیں، لیکن اس پوری تفصیل کے نتیجے میں بھی ''مُسندُ أبي هُريرة'' کے متعلق مذکورہ دونوں تعدادوں جیسے بڑے فرق کی گتھی نہیں سلجھتی۔ اللہ نے چاہا تو اُمید ہے کہ ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کی طرح ہر صحابیؓ سے مروی احادیث کو شمار کرنے کی توفیق ملے گی۔ میں نے اُن احادیث کی تعداد کو جمع کیا، جنہیں ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مسندِ بقی میں مذکور احادیث کے اعتبار سے صحابہؓ کی جانب منسوب کیا ہے، نتیجتاً احادیث کی تعداد (۳۱۰۶۴) ہوئی، یہ تعداد مسندِ احمد میں مذکور روایات کی تعداد سے کم یا اُس کے قریب قریب ہے۔''

تنبیہِ سوم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنہ سات ہجری میں غزوۂ خیبر سے قبل اسلام قبول کیا تھا، اور پھر ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کے درِ اقدس سے چمٹے رہے، یوں اُنہوں نے حیاتِ نبوی کے لگ بھگ چار برس اور چند راتیں پائی ہیں۔

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اپنی کتاب ''أبوهُريرةَ والحقيقةُ الكاملةُ'' (ص:۴۳) میں رقم طراز ہیں:

''لَو حَسِبنا عَددَ أيَّام صُحبةِ أبي هُريرةَ لِرسولِ اللهِ وهي تبلغُ أكثرَ من (١٤٦٠) يومًا ، وقسَمنا هٰذه الأحاديثَ (٥٣٧٤ حديث) علٰى هٰذِه الأيَّام .... وجَدنا أنَّهُ يَروِيْ كلَّ يومٍ مَا يُقارِبُ ثَلاثةَ أحاديثَ ونِصفاً ، وفي كُلِّ مئةِ يومٍ (٣٦٧) حَديثاً ، أو كانَ يحفظُ مِئةَ حديثٍ في كلِّ سبعةٍ وعشرينَ يومًا . زِدْ عَلى ذٰلك أنَّه إذا حذَفنا المكرَّر مِنْ أحاديثِ أبي هريرةؓ نجدُ أنَّ العددَ الأصليَّ لا يصِلُ إلٰى (١٣٠٠) حديث.''

''اگر ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزرے ایام شمار کریں تو اُن کی تعداد (۱۴۶۰) سے زیادہ بنتی ہے۔ اب ہم اُن سے مروی احادیث کی تعداد (۵۳۷۴) کو اُن ایام میں تقسیم کریں تو نتیجتاً اُنہوں نے ہر روز تقریباً ساڑھے تین حدیثیں روایت کی ہیں، اور ہر سو دنوں میں (۳۶۷) احادیث روایت کیں، یا بالفاظِ دیگر وہ ہر ستائیس دنوں میں سو احادیث یاد کرتے تھے۔ مزید براں اگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے مکرر روایات کو حذف

کریں تو اصل تعداد (۱۳۰۰) تک بھی نہیں پہنچے گی۔‘‘

تنبیہِ چہارم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اکثر احادیث کے الفاظ تھوڑے ہیں، اگر (ان کی) حدیثیں (الفاظ کی تعداد کے اعتبار سے) تھوڑی لمبی بھی ہیں تو مختصر جملوں پر مشتمل ہیں۔ آدھے صفحے پر مشتمل یا اس سے زیادہ لمبے متون زیادہ نہیں، اگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سینکڑوں مختصر متونِ حدیث جمع کریں تو سب متون تھوڑے اوراق میں سمٹ جائیں گے، اور چند مہینوں میں اُن کو یاد کرنا بھی دشوار نہیں۔

’’الضوءُ اللامعُ المبينُ عَن مَناهجِ المحدِّثين‘‘ (ص:۱۳۳) میں مذکور ہے:

’’لَو جمَعنا كلَّ مرويَّاتِ أبي هُريرة في كتابٍ واحدٍ فَلَنْ تزيدَ عَنْ جزءٍ صغيرٍ، ذٰلك أنَّ الكثيرَ مِنَ الخَمسةِ آلافٍ والثَّلاثِ مِئةٍ والأربعِ والسبعينَ، عَددُ ما رَواه لايُجاوِزُ السَّطْرَ والسَّطْرَيْنِ.‘‘

’’اگر ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات ایک کتاب میں یکجا کرنا چاہیں تو ایک چھوٹے جزء سے زیادہ نہ ہوں گی، اس لیے کہ پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث میں سے اکثر روایات ایک دو سطروں سے متجاوز نہیں۔‘‘

تنبیہِ پنجم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح وثابت احادیث میں سے اکثر کی روایت میں وہ اکیلے نہیں، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو روایت کرنے میں اُن کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شریک ہیں۔

(جاری ہے)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....